السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بدین سندھ سے محمد نواز سومرو سوال کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنی بیٹی کا نکاح کسی سے کردیا بوقت نکاح حق مہر کا تعین نہ ہوا۔ چند روز کے بعد لڑکے کے والدین نے خود ہی حق مہر کی رقم مقرر کردی۔ نکاح نامے میں اس کا کوئی تذکرہ نہیں ہوا۔ نکاح کے بعد چند وجوہات کے پیش نظر لڑکی اپنے سسرال نہیں گئی۔ اب شرعی لحاظ سے ایسے نکاح کی کیا حیثیت ہے۔ اگر نکاح صحیح ہے تو حق مہر کی ادائیگی ضروری ہے یا نہیں؟ اگر لڑکا حق مہر ادا کرنے سے انکار کردے تو اس کا حل کیا ہے۔ واضح رہے کہ لڑکے نے اب طلاق دے دی ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مہراس مال کانام ہے۔ جو عورت کے نکاح کے بعد اس کے ساتھ ازدواجی تعلقات کے عوض دیا جاتا ہے لیکن اس امر میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ مہر کا ذکر کئے بغیر اگر نکاح ہوجائے تو وہ شرعاً صحیح اور درست ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: تم پر کوئی گناہ نہیں اگر تم طلاق دو اپنی بیویوں کو جنھیں تم نے چھوا تک نہیں اور نہ ہی ان کا حق مہر مقرر کیا ہے۔ ''(البقرہ/2: 236)

اس آیت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ایسے نکاح کے بعد طلاق دینا جس میں حق مہر مقرر نہ ہوا ہو کوئی گناہ نہیں ہے۔ چونکہ طلاق نکاح کے بعد دی جاتی ہے۔ اس لئے یہ آیت حق مہر مقرر کیے بغیر نکاح کے جواز کی دلیل ہے۔ لہذا صورت مسئولہ میں نکاح کے صحیح ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔ اب اگر نکاح کے بعد رخصتی (تعلقات زن وشوئی یا خلوت صحیحہ) کے مراحل بخیر وخوبی سر انجام پاچکے ہیں تو اس کی دو صورتیں ہیں۔

1۔ نکاح سے جو پہلے حق مہر طے پاچکا ہے۔ اگر اس پر فریقین کا اتفاق ہے۔ تو خاوند کے ذمہ یہی واجب الادا ہوگا۔

2۔ اگر اس پر اتفاق نہیں ہوا محض یکطرفہ تجویز تھی۔ تو اسے مہر مثل ادا کرنا ہوگا۔ مہر مثل سے مراد امثال واقران (حقیقی بہنوں' پھوپھیوں یا چچازاد بہنوں وغیرہ) کا مہر ہے۔ جو اس عورت کے مثل دوسری عورت کا مقرر ہوا ہو۔ اس کے تعین کےلئے ہم مثل عورتوں کی عمر حسن وجمال علم عقل دینداری اور اخلاق وکردار کا لحاظ بھی رکھا جائے گا۔ اگر نکاح کے بعد رخصتی (تعلقات زن وشوئی یا خلوت صحیحہ) کے مراحل ابھی تک طے نہیں ہوئے تو اس کی بھی دو صورتیں ہیں:

1۔ نکاح سے پہلے طے ہونے والے حق مہر پر اگر اتفاق ہے تو طلاق کے بعد اس کا نصف خاوند کے ذمہ واجب الادا ہوگا۔ (البقرہ/2: 237)

2۔ اگر حق مہر پر اتفاق نہیں ہوا تو چونکہ رشتہ جوڑنے کے بعد توڑدینے کی شکل میں عورت کا کچھ نقصان تو ہوا ہے۔ اس لئے خاوند کی حیثیت کے مطابق عورت کے اس ''نفسیاتی نقصان'' کی تلافی ہونا ضروری ہے۔ (البقرہ/2: 236)

واضح رہے کہ خاوند شرعاً قانوناً اور اخلاقاً مذکورہ حقوق کی ادائیگی کا پابند ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد: 1 صفحہ: 349